بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشان سلسلہ اشاعت (۳۶)

خلیفہ گروہ رض

(مؤلفہ)

حضرت سید محمد صاحب رح اکیلوی

برائے ایصال ثواب

جناب سید رضا صاحب مرحوم و مغفور تاجر پارچہ سکندرآباد

(بہ اعانت)

جناب سید نیاز احمد صاحب مالک آشا کاسٹنگ ناچارام

زیر اہتمام

ادارہ تبلیغ مہدویہ

دفتر:- جامع مسجد مہدویہ مشیرآباد حیدرآباد 673-6-1 پوسٹ

۵۰۰۰۴۸ اے پی

طبع اول تعداد (۲۰۰۰) ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء بلا ہدیہ

اظہار

اسعد العلماء حضرت سید محمود صاحب تشریف اللہی معتمد مجلس علماء مہدویہ ہند ڈاکٹر سید عالم صاحب خوندمیری کا غم ابھی تازہ ہی تھا کہ قوم کے علمی خزانہ کے اور ایک گوہر نایاب حضرت سید محمد صاحب الکیلوی کا سانحہ ارتحال ایک عظیم صدمہ ہے جس کا نعم البدل مشکل ہی سے نظر آتا ہے حضرت محمد میاں صاحب رح کی جامع الکمالات شخصیت نے اپنے قلمی جہاد سے جو کارنامہ انجام دیا ہے اس کی بہت کم مثالیں ملتی ہیں خطبات جمعہ اور اخبارات میں ادارہ تبلیغ مہدویہ و دیگر ادارہ جات کی جانب سے مہدویت پر جو جامع و مبسوط مضامین مثلاً ۔ ۱۔ مہدی موعود علیہ السلام کا رشد وہی ۔ ۲ ۔ مہدی بہ بقیۃ اللہ ۔ ۳ ۔ قوم مہدی کے ظہور کا ذکر قرآن میں شائع ہوئے اور جن کے مطالعہ سے غیر مہدوی منصف مزاج قارئین کے خیالات و انداز فکر میں بڑی تبدیلی آئی جو محض لاعلمی کی بنیاد پر مہدویہ سے مخالفت رکھتے تھے ۔

اور آپ نے حضرت مہدی موعود ع کی سیرت طیبہ و تعلیمات کے متعلق تحقیقی رجحان پیدا ہوا ۔ مہدویت کے مخالفین کو اپنی فکر انگیز تحریروں سے تحقیق پر مائل کر دیا یقیناً یہ ایک عظیم علمی کارنامہ ہے ۔ حضرت کا جذبہ قومی اور خصوصاً نوجوانوں سے حوصلہ افزا انداز گفتگو و دلپذیر افہام و تفہیم پست ہمت افراد کو بھی باہمت حوصلہ مند اور جری بنا دیتا تھا ۔ خصوصاً کارکنان ادارہ ہذا پر ان کی بڑی ہی عنایتیں تھیں انتقال سے کچھ دن قبل یہ مختصر مضمون "خلیفہ گروہ رض" بغرض اشاعت عنایت فرمایا جس کی کتابت ہو رہی تھی کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے احباب کارکنان ادارہ ہذا یوم اربعین کے مقدس موقعہ پر اس مضمون کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس مختصر مضمون میں حضرت نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہ رض کو خلیفہ گروہ کیوں کہتے ہیں اس مضمون کی جامعیت کو بڑھانے کے لئے موصوف حضرت خلیفہ گروہ رض کی مقدس سیرت طیبہ کو بھی شامل کرنا چاہتے تھے مگر اچانک انتقال کی وجہ سے سیرت کا حصہ شامل نہ ہو سکا ابھی یہ رسالہ طباعت کے مرحلہ میں تھا کہ قوم کے اور ایک مرشد حضرت سید حمید صاحب نبیرہ حضرت نوریم سے رخصت ہو گئے ۔ کارکنان ادارہ پروردگار عالم سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان دونوں بزرگوں کی مغفرت فرماتے ہوئے انھیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آخر میں ادارہ جناب سید نیاز احمد صاحب کا بے حد مشکور ہے جنھوں نے اپنے والد بزرگوار جناب سید رضا صاحب مشاجر کے ایصال ثواب کے لئے رسالہ ہذا کی مکمل طباعت کا اہتمام فرمایا خدائے تعالیٰ انھیں اس کار خیر کے عوض جزائے خیر عطا فرمائے فقط ۔

شمیم نصرتی
صدر ادارہ تبلیغ مہدویہ

۱۹ مئی ۱۹۸۴ء

Scanned with CamScanner

حضرت خلیفہ گروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا مقدس لقب قوم میں آپ کے اسم گرامی سے زیادہ مشہور رہے اور یہ لقب آپ کی قومی خدمات کو جس طرح ظاہر کرتا ہے بے شک آپ کے فنا فی القوم ہونے اور قوم کے قلوب میں آپ کا کیا مقام تھا اس کے اظہار کا واضح ثبوت ہے۔

آپ کو اس لقب سے موسوم اور ملقب کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے پانچوں مقدس اصحاب سے اکتساب فیض کیا ہے۔

جیسا کہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاص اجماع طلب کیا گیا تھا جس میں علاوہ اصحاب مہاجرین کے دوسرے قاعدین اور کاسب غیرہم شریک تھے ممکن ہے کسی خاص قومی مسئلہ کو رائے عامہ سے طے کرنا مقصود تھا پھر جب بحث و گفتگو طویل ہوئی اور کوئی متفقہ فیصلہ ممکن ظاہر نہیں ہوا تو حضرت بندگی میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اچانک ارشاد فرمایا اصحاب مہاجرین کے سوا دوسرے لوگ مجلس سے اٹھ جائیں یہ سنتے ہیں آپ نے اٹھنے کا قصد کیا۔ حضرت ثانی مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا کمربند پکڑ کر آپ کو بیٹھا دیا۔ اور ارشاد فرمایا تم کو اٹھنے کی حاجت نہیں کیونکہ ہم کو

جس چشمہ سے فیض ملتا ہے تم کو بھی اسی چشمہ سے فیض ملتا ہے بے شک آپ کی پاک زندگی ایسی ہی تھی ابتدا ہی سے تمام تر رجوع الی اللہ نصیب تھا کہتے ہیں کہ آپ نے جب شرف تصدیق حاصل کیا تو سیدنا علیہ السلام کے آپ اسی وقت مرید ہوئے اور اس کے بعد آپ کی روش تمام تر وہی تھی جو دیگر اصحاب مہدی علیہ السلام کی تھی۔

آپ کے بڑے بھائی حضرت بندگی ملک بخن رضی اللہ عنہ نے پٹن شریف میں سب سے پہلے تصدیق امامناؑ کا شرف حاصل کیا اور مرید ہوئے آپ ہی تھے جو حضرت بندگی میاں رضی اللہ کو پہلی دفعہ خدمت امامناؑ میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ کو بھی اسی اثنا میں حضور مہدی علیہ السلام میں پہونچنے کی سعادت ملی ہے آپ نے یہ عہد کیا تھا کہ جب تک نفس و شیطان حاضر ہوکر مجھے گمراہ نہ کرنے کا عہد نہ کریں میں اس وقت تک اصحاب مہدی کے پاس حاضر ہوکر دائرے میں نہیں رہوں گا آپ اپنا وقت خلوت میں گذارنے کی خاطر اکثر شکار وغیرہ کا بہانہ کر کے گھر سے نکل جاتے تھے۔

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ باہر گئے ہوئے تھے اور گھر میں آپ کے پاس فرزند کی ولادت ہوئی آپ کی اہلیہ محترمہ نے بچے کو حضور مہدی علیہ السلام میں روانہ کیا اور التماس کیا کہ حضور اس بچے کے لئے دعا فرمائیں اس سے پہلے جو بچے تولد ہوئے زندہ نہیں رہے۔ سیدنا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مہدی جس کے لئے دعا کرتا ہے وہ مرجاتا ہے۔ اس بات کو سنتے ہی تمام گھر والے بہت پریشان ہوئے یا تو گھر میں خوشی کا دور دورہ تھا یا آہ و بکا سے فضا گونجنے لگی اتنے میں آپ باہر

سے تشریف لائے اور پوچھا ماجرا کیا ہے جب آپ نے سیدنا علیہ السلام کا ارشاد سنا تو کہنے لگے کہ یہ تو حضرت نے مولود کو بشارت دی ہے اور دفنانی اللہ کی بشارت حاصل ہونا اس کی عمر کے طویل ہونے کی علامت ہے چنانچہ حضرت بندگی ملک پیر محمد حسن کی ولادت حضور مہدی علیہ السلام میں ہوئی، حضرت شہاب الحق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی رحلت ہوئی یعنی آپ سنہ ۹۰۵ سے پہلے پیدا ہوئے اور ۱۲/رمضان المبارک تقریباً ۹۷۵ھ ہجری میں رحلت ہوئی ستر سال سے زیادہ عمر ہوئی اپنے والد کی وفات کے بعد تیس سال زندہ رہے اور کھانبیل میں دفن ہوئے۔

اصحاب امامناؑ میں آپ کو حضرت ثانی مہدی رضی اللہ تعالیٰ کی نشست سے جتنی قریب جگہ ملی اس سے اصحاب کی نظر میں آپ کا جو مقام تھا ظاہر ہوتا ہے۔

جب آپ کا عہد نفس و شیطان کی اطاعت کا پورا ہوا تو جاگیروں وغیرہ کے اسناد طلب کر کے ان کو جلا دیا اور باپ بیٹے طلب حق میں نکلے باپ حضور حضرت بندگی میاں شاہ نظام میں اور بیٹے حضرت بندگی میاںؓ کی خدمت میں پہونچے۔ کچھ عرصہ بعد جب بندگی میاںؓ کا یہ ارشاد سنا کہ تنخواہ ایک جگہ سے پاتے ہو اور نوکری ایک جگہ کرتے ہو تو آپ حضرت بندگی میاںؓ شاہ نظام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اکتساب فیض کیا پھر اپنی جگہ حضور بندگی میاں رضی اللہ عنہ میں پہونچ گئے۔

اولاً حضرت بندگی میاںؓ کے حضور میں حاضر نہ ہونے کی بابت آپکا یہ قول مشہور ہے کہ میاں کی ڈارھی ریش مبارک ہنوز سیاہ ہے اور میری ڈاڑھی سفید ہو گئی ہے ممکن ہے اطاعت کا حق پورا نہ ہو سکے۔

Scanned with CamScanner

اور حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ کی خوشنودی اس طرح
حاصل ہوئی کہ حضرت نے اپنا دائرہ بمقام جالور آپ کو عطا فرمایا جس کی تفصیل یہ
ہے کہ میاں کی شہادت کے بعد دیگر اصحاب کی طرح آپ بھی جالور میں وارد ہوئے گجرات
کی سلطنت کے حدود میں اس وقت شاہی احکام کی وجہ سے کوئی مہدوی دائرہ
نہ تھا اور جالور راجستھان میں واقع ہے اس وقت ولایت جالور مہدوی امراء آباد
واجداد والیان ریاست پالن پور کے تصرف میں تھی۔ حضرت خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ
نے جالور پہونچ کر میاں کا چہلم شایان شان طریقہ سے کیا اور تمام دائروں اور
سب مہدویوں کی دعوت کی حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ نے اپنے
فقراء کو دعوت میں روانہ کیا مگر خود شریک نہیں ہوئے پھر اچانک نصف شب
کے وقت تشریف لائے اور کہنے لگے بھائی داؤد جو بھی پسخوردہ رہ گیا ہے اس سے
مجھے دو حضرت خلیفۂ گروہ نے عرض کیا خوندکار کھانا سب تقسیم ہوگیا اب کچھ نہیں رہا
کہنے لگے کہ دیگوں کو دھلوا کر پانی ہی پلا دو حضرت خلیفہ گروہؓ نے کمال اشتیاق
بہرہ ور دیکھا تو کھانا پکوایا اور خدمت میں حاضر کیا کہ دیگ بھی دھلوائے
جاچکے تھے اس لئے تازہ پخت حاضر کیا گیا ہے حضرت نے نوش فرمایا اور کہا
کہ بھائی داؤد سب جانتے ہیں میں تلوار سے ڈرنے والا نہیں ہوں خدا ان
لوگوں سے پوچھے گا جو مجھے میاں کے ساتھ شریک جنگ ہونے سے مانع
ہوئے اور اپنی خوشنودی کا اظہار طرح طرح سے فرماتے ہوئے اپنا دائرہ بھی
آپ کے حوالے کردیا۔ اور حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ کی خوشنودی کے حصول
کے سلسلے میں مروی ہے کہ جب اثناء بیان قرآن میں معانی قرآن اور اشعار
چھند دوہے وغیرہ آپ کی زبان پر بے ساختہ آجاتے تھے تو آپ کو تنبیہ
ہوا کہ یہ کیا حال ہے چونکہ حضرت بندگی شاہ دلاورؓ امور کا تنفات وغیرہ

Scanned with CamScanner

کے لئے مبشر مہدیؑ ہیں۔ اس لئے آپ نے حضرت سے رجوع کیا اور اپنا حال بیان کیا سن کر ارشاد فرمایا پہلے کچھ اپنے حالات بھی بیان کرو جواباً آپ نے ایک دوہا پڑھا جس کا مطلب یہ ہے کہ بدن بھی اور قلب بھی سب کچھ خدا کا ہو گیا ہے تو بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ بیان کا سلسلہ جاری رکھو یہ سب عطا ربانی ہے کچھ تنگ نہ کرو۔ میری ذمہ داری ہے تم سے کوئی غلطی نہ ہوگی۔

حضرت خلیفہ گروہ کی سیرت پر کچھ لکھنے کا موقع نہیں ملا۔ صرف آپ کے لقب خلیفہ گروہ کی توضیح پر یہاں اکتفا کیا گیا ہے۔ سوانح حیات حضرت میاں سید قطب الدین پالن پوری نے قلم بند کی ہے۔ آپ کا شمار میاں کے ساتھ شہید ہونے والوں میں ہے میاں نے آپکو طلب کر کے جب اپنا دائرہ اور اہل وعیال آپ کے تفویض کرنا اور اپنے چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری آپ پر ڈالنا چاہا تو دیکھا کہ آپ کی حالت غیر ہے زخموں سے چور چور ہیں آپ نے اپنا لعاب دہن زخموں پر ملا فوراً ہی تمام زخم درست ہوگئے۔ پھر انہوں نے عرض کیا اس طرح تو میری تمنا پوری نہ ہوگی میں شہادت کے بہرہ سے محروم رہونگا۔ میاں نے فرمایا بھائیؐ داؤ ایسا نہیں ہے تم ہمارے ساتھی شہداء میں ہو جب تمہاری رحلت کا وقت آئیگا تو سب زخم تازہ ہو جائیں گے اور ان ہی زخموں سے تمہاری رحلت ہوگی آپ میاں کی شہادت کے بعد چودہ سال زندہ رہے۔ ۹۴۵ ہجری میں اچانک زخموں کے تازہ ہو جانے سے ۱۴/ رمضان المبارک کو آپ کی رحلت ہوئی جب کہ اکابر اصحاب خمسہ کی وفات ہو چکی تھی حضرت بندگی میاں شاہ نعمت رضی اللہ عنہ ۲۲/ شعبان المعظم ۹۳۵ ہجری میں شہید ہوئے حضرت بندگی میاں شاہ نظام رضی اللہ عنہ کی رحلت ۸/ ذی قعدہ ۹۴۰ ہجری

میں ہوئی اور حضرت بندگی میاں شاہ دلاور رضی اللہ عنہ کی رحلت ۲/ ذی قعدہ ۹۴۴ ہجری میں واقع ہو چکی تھی ان بزرگوں کی رحلت کے بعد اس افضل التابعین کی رحلت ۹۴۵ ہجری میں بمقام کھیر پنج ۱۴ رمضان المبارک کو ہوئی۔